نجات

تمھارے بندی خانے میں
غلاموں کی قطاریں اتنی لمبی ہیں
تمھیں کیسے خبر ہو گی
یہاں دل کی ریاست کا
امیرِ محتشم اپنے سخن کے آبگینے سے
تمھاری خدمتِ عالی میں
اک نایاب تحفہ لے کے آیا ہے
تمھارا منتظر ہے

ظلم کے عادی
تمھارے بندی خانے کی حدوں میں پلنے والے
تم کو کیا بتلا سکیں گے،
ان کی تو باتیں
انھی کے خون کی گردش میں بہہ بہہ کر
کسی دستورِ بے آواز میں تحلیل ہو جائیں گی ___
کیسی سرکش و چالاک بیداری ہے
جواں بے ضرر سوئے ہوؤں کو مطمئن رکھے ہوئے ہے!

دیکھ لو
مہمان اب بھی منتظر ہے
اور غلاموں کی قطاروں میں بھی اس کی وضع پر
سرگوشیاں ہونے لگی ہیں!